رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (محصول)

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ | نمبر (۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی اور سستی عینکیں

اگر دُور کی نظر کمزور ہے۔ یا نزدیک کا کام کرنے لکھنے پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کا علاج عینک لگانا ہے۔ آپ عینک لگائیں تو تمام تکالیف دُور ہو جائیں گی۔ اور نظر درست ہو جائیگی علاوہ ازیں آنکھوں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے عینکیں ہم سے مل سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی عینکیں ہیں۔ جو طلب کرنے پر بازار کی نسبت ارزاں قیمت پر بھیجی جاتی ہیں۔ اسی کا نام رعایت ہے کہ چیز اعلیٰ ہو۔ اور قیمت بازار کی نسبت کم ہو۔ فائدہ اٹھانے کا زریں موقعہ ہے۔

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر عبدالرحمن (احمدی) فرینش سرجن

اینڈ اپٹیشن۔ موگا

(پنجاب)

میں لایا ہوں تحفہ دل و جان و سر کا

ہمیشہ رہے سایہ فضلِ عمر کا
خدایا ہمارے نبی کے پسر کا

اشارہ کریں وہ تو پھر ہم کو خطرہ
نہ دل کا رہے اور نہ جان کا نہ سر کا

مصائب سے دنیا کے ڈرتا نہیں ہوں
میں عادی ہوں آلام و خوف و خطر کا

رہِ عشق میں تیغِ قاتل کی خاطر
میں لایا ہوں تحفہ دل و جان و سر کا

مجھے قتل کرنے میں مشکل ہی کیا ہے
اشارہ ہی کافی ہے ترچھی نظر کا

رخِ زیبا اپنا دکھاؤ مجھے بھی
گدا ہوں میں پیارے تمہارے ہی در کا

علاج اے مسیحا میرا کچھ تو کیجے
میرا دل ہے مجروح تیرِ نظر کا

مجھے کیا پڑی ہے کہ احسان لوں میں
تیرے ہوتے نیا ضعیف چارہ گر کا

ڈرو منکرانِ خلافت ڈرو تم
کہ اس وقت ہے دور دورہ عمر کا

نبوّت خلافت کا انکار دونوں
بس اب چھوڑ دو تم کہ رستہ ہے شر کا

وہ دیتے ہیں دشنام پر یاد رکھیں
نشانہ بنینگے وہ صبرِ عمر کا

بھلا دیکھتا ہے ستاروں کو کوئی
جہاں جلوہ ظاہر ہو شمس و قمر کا

کما لو کمانا ہے جو زندگی میں
بھروسہ نہیں کچھ چراغِ سحر کا

چمن میں کھلا کرتے ہیں پھول اس دم
کہ ہو دخل جس دم نسیمِ سحر کا

(احمد خان نسیم۔ متعلم جامع احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوائف افغانستان اور مسیح دوراں

(از)

ادیبوں کا اور پیام ہے میرا پیام اور
ہے دردمند عشق کا طرز کلام اور

آجکل ہر خاص و عام کی زبان پر افغانستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق ذکر جاری دکھائی دیتا ہے۔ عوام اس تغیر کو اور نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور خواص اور سے۔ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے اور سے اور سیاسی اور سے۔ بہرحال لوگ اس تغیر کے متعلق جو بھی خیال رکھتے ہیں۔ میں اسوقت ان کے خیال کے متعلق کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کہ کس گروہ کے خیال کہاں تک درست ہیں۔ بلکہ میں دنیائے عالم کی توجہ کو ایک اور امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ جو نہایت ہی اہمیت رکھنے والا اور ضروری امر ہے ؛

کنگ امان اللہ خاں کی شخصیت کسی سے مخفی نہیں۔ اس نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی ایک بہت بڑا کارنامہ یہ کیا۔ کہ کابل کی ایک آزاد سلطنت قائم ہوگئی۔ اور کابل جیسے پس ماندہ علاقہ میں زندگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اور یہ بھی دنیا کی متمدن سلطنت میں شمار ہونے لگی۔ چنانچہ کابل کی موجودہ صورت حالات کے پیدا ہونے سے کچھ عرصہ پہلے کنگ امان اللہ خاں کو جو عزت و شہرت مغربی ممالک میں حاصل ہوئی۔ اور جو احترام و عزت افزائی ان کی کیگئی۔ وہ اپنی نظیر نہیں رکھتی ؛

سفر یورپ سے واپسی پر جبکہ اس کی قوم کو یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ تمام دنیا کے بادشاہ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اور کہ یہ ایک بیدار مغز ہستی ہے اور یہ کہ نئے آلات حرب ہوائی جہاز وغیرہ بھی اس کے پاس ہیں۔ کنگ امان اللہ خاں نے کچھ اصلاحات جاری کیں۔ جو اس کے خیال میں قوم کی بہتری و فلاح کا موجب تھیں۔ مگر اس کی قوم کے ایک کثیر حصہ نے ان اصلاحات کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسے تخت حکومت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور عوام کی مخالفت اس کے ارادوں میں حائل ہوگئی ؛

ایک طرف ان واقعات کو رکھیئے۔ کہ ایک زبردست بیدار مغز بادشاہ لاؤ لشکر والا ہر قسم کی دنیاوی طاقت اس کے پاس موجود ہے۔ چند اصلاحات اپنی قوم میں جاری کرنا چاہتا ہے۔ مگر رعایا کی مخالفت کی وجہ سے اسے ناکام ہونا پڑتا ہے۔ ان اصلاحات کو واپس لینا پڑتا ہے۔ اور آخر تخت حکومت سے بھی دست بردار ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف پنجاب کے ایک گاؤں میں تن تنہا ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ جسے دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔ نہ وہ بادشاہ ہے۔ نہ کوئی دولتمند ہے اور تمام دنیا کے خیالات کے مخالف ایک آواز اٹھاتا ہے۔ اس کی آواز پر اپنے بیگانے اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ اس کے قتل کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ اسے عدالتوں میں جھوٹے مقدمات کرکے پھنسانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے نام لیواؤں کو بیتحاشہ دل سے شہید کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے متعلق یہ بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ خدا بھی اس کا دشمن ہے۔ مگر نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ دن دونی اور رات چوگنی اسے ترقی نصیب ہوتی ہے۔ اور تمام کرۂ ارض پر اس کے نام لیواؤں اور شیدائیوں کی ایک جماعت پیدا ہو جاتی ہے اور دن بدن اس کی اصلاحات دنیا میں رواج پکڑتی جارہی ہیں ؛

ان حالات کی موجودگی میں کیا کوئی بصیرت رکھنے والا اس امر سے انکار کریگا۔ کہ جب تک خدائی ہاتھ کسی کے ساتھ نہ ہو۔ تب تک ایسی کامیابی ناممکن ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر نہ آتے۔ تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ انہیں باوجود سارے جہان کی دشمنی کے یہ کامیابی نصیب ہوتی ؛

عقلمندوں کے لئے آپؑ کی صداقت کا یہی زبردست نشان ہے۔ کہ باوجود ساری دنیا کی مخالفت کے آپؑ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ اور دنیا ناکام ؛

کیا کوئی ہے سعید روح جو ان واقعات سے عبرت حاصل کرے۔ اور خدا کے مامور کو مان کر اپنے مولیٰ کو راضی کرے ؛

(عبدالواحد مولوی فاضل قادیان)

کابل کی موجودہ حالت

پشاور ۱۴ فروری۔ آج تین ہوائی جہاز کابل سے بیس مسافر لائے۔ اس جماعت میں چند ترک اور ایرانی بھی شامل ہیں۔ لیکن کوئی عورت یا بچہ نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ بچہ سقہ نے حکومت کے تمام محکمہ جات اور دفاتر قائم کر لئے ہیں۔ عام طور پر ان محکمہ جات میں وہی اہلکار کام کر رہے ہیں۔ جو شاہ امان اللہ خاں کے عہد میں کرتے تھے۔ البتہ ان کے اعلیٰ افسر کوہ دامن کے باشندوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ کیونکہ بچہ سقہ خود بھی وہاں کا باشندہ ہے ؛

کابل کی موجودہ حالت ویسی ہی بیان کی جاتی ہے۔ جو بغاوت سے پیشتر تھی۔ البتہ ڈاڑھیاں منڈانا منع کر دیا گیا ہے۔ اور رہیٹوں اور منڈی ہوئی ڈاڑھیوں کے بجائے دستاریں اور لمبی داڑھیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ پتلونوں کی بجائے پھر وہی فراخ پاجامے جس کو شلواریں کہتے ہیں جاری ہوگئی ہیں ؛

رمضان شریف۔ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ بچہ سقہ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ ماہ رمضان میں اسد رسانی اور دیگر اشیاء خوردنی کی کوئی دوکان دن کے وقت کھلی نہ رہے۔ ہوٹلوں اور نانبائیوں پر اس حکم کا خاص طور پر لحاظ کیا گیا ہے۔ اور اب یہ دوکانیں صرف رات کو کھلتی ہیں۔ اور تمام رات کاروبار کرتی رہتی ہیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو ایک سال قید بامشقت اور سو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۲۹ء

احمدی مشن

احمدیہ جماعت کے عقائد

(۱) اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی ذات یا اس کی صفات یا اس کے اسماء یا اس کی عبادت میں نہ اس کا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے۔

(۲) ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ اور وہ خدا کی ایک فرمانبردار مخلوق ہے۔ جو خدا کے حکم کے خلاف کر ہی نہیں سکتی ؛

(۳) خدا تعالےٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی بھیجتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ ان پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں۔ ان پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں ؛

(۴) ہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ اور ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو خاتم النبیین ہے ؛

(۵) الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور کھلا رہے گا۔ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہے گا ؛

(۶) ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں ؛

(۷) بعث بعد الموت یعنے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے ہم قائل ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ دوزخ اور جنت اپنی تمام کیفیا ت سمیت جو قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے ؛

(۸) ہمارا یقین ہے۔ کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ میں جس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسیح نبی اللہ" اور "مہدی" رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔ اور آپؑ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں ؛

(۹) ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ جس کے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپؐ کے بعد کوئی شخص سوائے آپؐ کی کامل اطاعت اور آپؐ کی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے۔ مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔ کہ اس امت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں۔ اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں ؟ پس کیا ضرورت ہے۔ جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بلایا جائے ؟ لہذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمت میں سے آپؐ کے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے۔ یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلعم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہے۔ اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو آنحضرت صلعم نے "لا نبی بعدی" فرمایا۔ اور دوسری طرف آنے والے مسیح کو "نبی اللہ" بتلایا۔ جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعودؑ) نے بطفیل اتباع وکامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی کا نام پایا ہے۔ اور نبوت کا درجہ حاصل کیا ہے ؛

مسیحاؑ کی مُردنی امت جلا دیں ایک ٹھوکر سے
غلاموں سے مسیحاؑ کا محمدؐ کام لیتے ہیں

اللھم صل علی محمدٍ وعلی خلفائہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ آمین ؛

(۱۰) ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں۔ جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق "آیات اللہ" ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے رسولوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے مرسلوں کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں +

(۱۱) ثمیل موسیٰؑ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰؑ سے افضل اور ثمیل مسیحؑ یعنے محمدی مسیحؑ اسرائیلی مسیح سے افضل ہے ؛

(۱۲) ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کے انکار کا وہی نتیجہ ہے۔ جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے انکار کا ؛

ایک خاص اعلان

(ضمیمہ اشاعت ہذا کے ساتھ صاحب فاروق کی سالانہ قیمت وصول کرنے کا اعلان۔ ان کو دو روپیہ کی قیمتی کتاب ایڈیشن ثانی مفت بھیجی جائیگی۔ مولوی شاہ دین صاحب ایڈیٹر سرسری کے پاس ۱۰ نمونہ رسالہ کا مکمل سیٹ بطور انعام دیا جائیگا۔ درخواست قبل از وقت کرنے پر کتاب چار روپیہ قیمتہ سالانہ کا وی پی کتاب کا بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا۔ مقصود ذکر الٰہی ہے۔ ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انقلاب افغانستان اور مسلمانان ہندوستان

(۱)

افغانستان کی موجودہ شورش و بغاوت کے متعلق میرے محترم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی شہور جرنلسٹ ایڈیٹر الحکم نے ایک مستقل سلسلہ مضامین لکھنے کا مصمم ارادہ کیا ہے۔ جو انشاء اللہ فاروق میں شائع ہوتا رہے گا۔ اس سلسلہ کا یہ پہلا نمبر آج ناظرین فاروق کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ دلچسپی کا موجب ہوگا۔ (ایڈیٹر)

افغانستان کے موجودہ انقلاب نے طبعی طور پر کل دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ اور خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ انقلاب کسی بہت بڑے جنگ اور انقلاب کا پیش خیمہ نہ ہو اس کے متعلق کسی قسم کی سیاسی پیشگوئی بھی اس وقت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ انقلاب معمولی نہیں۔ اپنی گوناگوں نوعیتوں کے لحاظ سے دلچسپ اور معنی خیز ہے۔

میں ایک عرصہ سے بہ حیثیت اخبار نویس اور بہ حیثیت ایک مسلمان افغانستان کی حالت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور اب ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے خیالات اور تاثرات کو پبلک کر دوں۔

میں شروع میں یہ کہدینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے ان حالات کا ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے مطالعہ کیا ہے۔ لیکن جہاں تک مذہب اور عقیدہ کا تعلق ہے۔ اس کو الگ کر کے میں اپنے ذاتی نقطہ خیال سے اس سلسلہ مضامین میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میری رائے کو ذاتی رائے سمجھا جائے۔ اور کسی شخص کو یہ حق نہ ہوگا۔ کہ وہ اسے سلسلہ کی رائے سے منسوب کرے۔ قطع نظر اس کے کہ میرے خیالات موافق ہیں یا مخالف۔

سلسلہ کی رائے وہی ہے۔ جو سلسلہ کے امام کی طرف سے ظاہر کی جاوے۔ اور سلسلہ کے ایک فرد کی حیثیت سے میری رائے اسی کے تابع ہوگی لیکن چونکہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے میں آزاد ہے۔ اس لئے اس پہلو سے اپنی رائے کے لئے میں آپ ذمہ دار ہوں۔ اور میں اپنے معاصرین کی علمی دیانت سے یہ جائز توقع رکھتا ہوں کہ وہ میرے خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس فرق کو نظر انداز نہ کریں گے۔

امان اللہ خان کی پوزیشن

موجودہ انقلاب افغانستان نے ہندوستان کی اسلامی صحافت کے تدبر و فراست کا بھی دیوالہ نکال دیا ہے۔ اس لئے کہ ان کی شور و پکار کسی صحیح شعور و علم پر مبنی نہیں۔ نہ تو واقعات کی روشنی میں ان کی کچھ حقیقت ہے۔ اور نہ قرآن کریم اور اسلامی ہدایات ہی اس کی موید ہیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ اسلامی اصطلاحات کی یہ ہتک کیوں جائز رکھتے ہیں۔ اب تک وہ امان اللہ خان کو غازی لکھتے ہوئے شرم نہیں کرتے۔ باپ قتل ہوا۔ اور جائز حقدار وارث کے حقوق کے غصب کرنے سے اس خطاب کے استعمال کا حق اسے حاصل ہو گیا۔ وہ شخص جو اپنے مرکز میں جہاں وہ کئی سال سے اپنی حکومت کو مستحکم کر چکا تھا۔ اور آزاد افغانستان کا پرچم اڑا رہا تھا۔ چند گھنٹہ بھی اپنے دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور قندھار کو بھاگ جاتا ہے غازی کہلانے کا کیونکر مستحق ہے؟ بزدلی اور بھگوڑے پن کا جو مظاہرہ امان اللہ خان نے کابل میں دکھایا ہے۔ اس کے بعد وہ ہرگز اس بات کا مستحق نہیں کہ اسے غازی کہا جاوے۔ محمد شاہ رنگیلے کے متعلق اس کی عیاشی اور بادہ پرستی کے تذکرے کئے گئے ہیں مگر اس نے بھی نادر شاہ کے مقابلہ کے لئے دہلی سے باہر نکلنے میں مضائقہ نہ کیا۔ یہ عجیب قسم کا غازی ہے کہ جان بچا کر اور اپنے بھائی کو خطرات میں ڈالکر

قندھار بھاگ جاتا ہے

عنایت اللہ خاں کے حق میں عارضی طور پر دستبردار ہونا فیاضی یا اولوالعزمی کی دلیل نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی موت کو سامنے دیکھ کر اس کا نشانہ عزیز اور محترم بھائی کو بنانا چاہا۔ اور

اسے اپنے فدیہ کیلئے پیش کر دیا

جب عنایت اللہ خاں کی جائز تخت نشینی کا وقت تھا اور اس کے ساتھ انصاف کیا جا سکتا تھا۔ اسوقت امان اللہ خان نے اپنے عمل سے غاصب ہونے کا ثبوت دیا۔ اور اب جبکہ موت کے منہ میں آیا۔ تو عنایت اللہ خاں کو اپنی جگہ بٹھا کر قندھار کا راستہ لیا۔ اس حیثیت اور پوزیشن کا انسان کسی بھی عزت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ میں اس کے اس کریکٹر پر بحث نہ کرتا۔ اگر وہ ایک پبلک مین نہ ہوتا۔ اور ہندوستانی اسلامی جرائد نے اس کی ان کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے بھی اسے غازی امان اللہ خاں کہنے میں مضائقہ کیا ہوتا۔

امان اللہ خان کے پراپیگنڈے کی حقیقت

میرے ایک نہایت ہی محترم دوست جنہوں نے کئی سال تک کابل میں رہ کر بہت قریب سے امان اللہ خاں کی شخصیت کا مطالعہ کیا تھا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ امان اللہ خاں کا وجود افغانستان کے لئے خطرناک ہے۔ اور یہ شخص وقت پر مرد میدان ثابت نہیں ہو سکتا۔ اب تک واقعات نے بھی کچھ ثابت کیا ہے۔ مگر اس کے بھاگ نکلنے کے بعد جو جھوٹا پراپیگنڈا اس کی تائید میں کیا جا رہا ہے۔ مجھے خطرہ ہے۔ کہ اس کے اندر بالشویکی جراثیم نہ ہوں اور ہندوستان کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کی سازش کام نہ کر رہی ہو۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو یقیناً یہ اخبار نویس جو امان اللہ خاں کی تائید میں بڑے بڑے عنوان جما کر مضامین لکھ رہے ہیں۔ اس کے

نادان دوست ہیں اور زر خرید غلام ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ وہ اس قسم کی جھوٹی خبریں تصنیف کر کے شائع نہ کرتے۔ جن کو پڑھ کر ہر سمجھ دار آدمی افسوس کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پشاور اس قسم کی دروغ بافیوں کا مرکز بنایا گیا ہے۔ اور ایک منظم جماعت کابل کے متعلق خبروں کی تصنیف میں معروف ہے اور وہ نہیں سوچتی۔ کہ واقعات کی روشنی میں اس کا کیا اثر پڑے گا۔

کبھی بچہ سقہ کے خلاف ہندوؤں کو اکسانے اور بھڑکانے اور ان کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے ہندوؤں کو گرانے جبراً مسلمان کرنے۔ جزیہ لگانیکی خبریں تصنیف کی جاتی ہیں۔ اور کبھی ان کے عمائد اور سرکردہ لوگوں کو قید و بند میں ڈالنے اور قتل کرا دینے کی حکائتیں سنائی جاتی ہیں۔ کبھی سکھوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے ان کے مذہبی امور میں دست اندازی کے شگوفے چھوڑے جاتے ہیں تعجب ہے کہ اسلامی جرائد ان خبروں کی اشاعت کرتے ہوئے اتنا بھی تو نہیں سوچتے۔ کہ وہ اس سے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور اس کا

ایک بھیانک نظارہ پیش کر رہے ہیں

مجھے بچہ سقہ کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور امان اللہ خاں سے بھی کوئی غرض نہیں۔ مگر کیا ان خبروں کی اشاعت سے یہ حقیقت مشتبہ ہو جائیگی کہ بچہ سقہ تخت کابل کو لے چکا ہے یا امان اللہ خاں بھاگ کر چلا گیا ہے۔

اگر ان اخبارات میں سے کسی ایک کی ایک ہفتہ کی خبروں کو لے کر خود اسی کے بیان پر تبصرہ کیا جاوے تو حیرت کی حد نہ رہے گی۔ آج جس خبر کو وہ بڑے زور سے لکھ رہے ہیں۔ اور اپنے موثق ذرائع کی تعریف کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کل اس کی تردید آپ ہی کر رہے ہیں۔ اور

پبلک کے کمزور حافظہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

غرض اسلامی صحافت نے اس موقعہ پر اپنے تدبر اور اور فراست کا کوئی بہترین نمونہ نہیں دکھایا۔ میں ہندو اخبار نویسوں کو بالکل الگ کر دیتا ہوں۔ اس لئے کہ ان کے اغراض اور مقاصد میں اپنی قومی ترقی ہے۔ اور وہ اسے کسی موقعہ اور مرحلہ پر نظر انداز نہیں کرتے۔ اور نہیں کرنا چاہیئے موجودہ انقلاب میں یہ کہنا کہ انہیں امان اللہ خاں سے ہمدردی ہے۔ یا بچہ سقہ سے نفرت ہے بہت مشکل ہے۔ میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ ان کا فائدہ اس خلفشاری میں ہے۔ افغانستان اپنے اندرونی جھگڑوں میں مبتلا ہو کر اپنی طاقت کو کھو بیٹھے گا۔ (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو) اور ہندوستان کے مستقبل پر جو اثر افغانستان کا پڑ سکتا ہے۔ اور جسے ہندوؤں نے افغانی خطرہ کے رنگ میں بارہا محسوس کیا ہے۔ اور اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ وہ دور ہو جائیگا۔ پس ان کے لئے تو ہر دو کافر کا مضمون ہے۔ غور تو مسلمانوں کو کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟

ابھی چند روز پیشتر بچہ سقہ کی حکومت کا ہی نہیں زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ مگر وہ عجیب سخت جان ہے۔ کہ باوجودیکہ ہندوستانی اسلامی صحافت اسے اور اس کے بیٹے کو ہلاک کر چکی ہے۔ مگر وہ مرنے میں نہیں آتا۔ اور باوجود مرنے کے ابھی تک تخت کابل پر جلوہ افروز ہے۔ علی احمد جان اور دوسرے قبایلی جو کابل میں داخل ہونیوالے تھے۔ وہ سب کے سب ہتھیار رکھ چکے اور بچہ سقہ کا کچھ بھی تو بگاڑ نہ سکے۔ ان حالات سے ہمیں سبق لینا چاہیئے۔ اور آئندہ اس قسم کی غیر موثق اور سنسنی خیز خبروں کی اشاعت سے پرہیز کرنا چاہیئے جن سے اسلام پر حرف آتا ہے۔

قندھار کی فوجوں کے اجتماع سے ہندوستان کے طول و عرض میں جو شور اور جوش پیدا کیا جا رہا تھا۔ اس کا بھی خاتمہ ہوتا نظر آتا ہے کیونکہ موثق ذرائع سے آئی ہوئی خبروں نے بتایا ہے کہ

قندھار کی فوجیں منتشر ہو گئی ہیں

پھر مختلف دعویداروں کی ایک جدا کہانی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغانستان اندرونی بغاوت کا بہت بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ کیا ان خبروں کی اشاعت سے یہ ثابت نہ ہوگا۔ کہ امان اللہ خاں سے ہمدردی کی رو کم ہو رہی ہے۔ اور ہر شخص جو کچھ بھی اثر اور طاقت رکھتا ہے۔ وہ خود بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ جس شخص کی حمایت و ہمدردی اپنے وطن میں کم ہو رہی ہو۔ اسے غلام ہندوستان کی ہمدردی سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور ہندوستان کے مسلمان اس کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ اب تک تو والنٹیر بھرتی کرنے اور میڈیکل مشن بھیجنے کا ڈھونگ رچا جا رہا تھا۔ مگر اب صحیح طریق اعانت یہ بتایا گیا ہے کہ

امان اللہ خاں کی روپیہ سے مدد کرو

ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر ایسی مصیبت پر جو دنیا کے کسی حصہ میں مسلمانوں پر اپنوں یا غیروں کے ذریعہ آئی۔ اپنی مفلسی اور غلامی میں بھی ان کی مدد کی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اب بھی کچھ دال دلیا ہو جائیگا۔ لیکن قابل غور یہ امر ہے۔ کہ

"اس سے پہلے کہ ہم اپنا دست امداد بڑھائیں ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب دو مسلمان آپس میں لڑیں۔ تو طریق کار کیا ہے؟ اور کیا ہم اس میں مداخلت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور پہلے جس قدر روپیہ مسلمانوں نے ایسے موقعہ پر دیا۔ اس سے کوئی فائدہ پہنچا یا نہیں"

میں اس سلسلہ مضامین میں اس کے دوسرے امور پر انشاء اللہ بحث کروں گا۔ سر دست میں نے اس ابتدائی اجمالی تذکرہ میں یہ چاہا ہے۔ کہ اخبار بین پبلک کے دماغوں کو ان خبروں کے اثر سے خالی کروں۔ جن کی تصنیف کا ادارہ اور مرکز پشاور ہے۔

(عرفانی) ۱۱ ۲/۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے احکام

رمضان المبارک کے روزے خدا تعالےٰ کی طرف سے بندوں پر فرض کئے گئے ہیں۔ جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور جو نہ رکھے۔ وہ سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو شخص صحت کی حالت میں اپنے اہل میں موجود ہو اس پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اگر وہ ایک روزہ بھی بغیر عذر شرعی کے چھوڑیگا۔ تو ایسا گناہگار ہوگا کہ اگر تمام عمر روزے رکھے۔ تو بھی اس کی طرف سے کفایت نہ کرینگے۔ ہاں جو شخص مسافر یا بیمار ہو۔ وہ دوسرے ایام میں روزے رکھ سکتا ہے۔ اور جو دائم المریض ہو۔ یا پیر فرتوت۔ یا حاملہ۔ یا دودھ پلانے والی عورت۔ ان پر روزہ نہیں۔ یہ ہر روز ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کریں۔ روزہ کی حالت میں بھول کر کھانا پینا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر کوئی غلطی سے قبل از وقت روزہ افطار کر لے۔ تو اسے ایک دن کا روزہ اس کے بدلے رکھنا ہوگا۔ جو شخص رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد جان بوجھ کر توڑ دے حالانکہ اسے کوئی عذر مرض یا سفر درپیش نہ ہو۔ تو ایسے شخص کے لئے یہ کفارہ ہے۔ کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ یا غلام نہ ملے۔ تو ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

رمضان میں دن کے وقت کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہے۔ سوائے مسافر اور مریض کے۔ جس شخص کو سحری کے وقت کھانا کھانے کا موقعہ نہ ملے۔ اسے روزہ رکھنا چاہیئے سحری کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں۔ وہ شخص جو سحری نہ کھانے کے عذر سے روزہ چھوڑتا ہے۔ ویسا ہی گناہگار ہے جیسا جان بوجھ کر رمضان میں روزہ نہ رکھنے والا۔

مرض اور سفر کے متعلق شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی۔ بلکہ ہر شخص کے دل پر اسے چھوڑا ہے۔ شریعت کے مختلف فتووں پر غور کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعامل سے سفر کی حد گیارہ میل اور مرض کی حد یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس سے سارے بدن میں تکلیف ہو۔ یا کسی ایسے عضو میں تکلیف ہو۔ جس سے سارا جسم بے قرار ہو۔ جیسے بخار یا آنکھ کا درد۔

اگر طبیب کسی کے متعلق یہ رائے ظاہر کرے۔ کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا۔ تو وہ بھی بیمار کے حکم میں ہوگا۔ اور وہ روزہ قضا کر سکتا ہے۔

جس شخص کا سفر اس کی ملازمت کے فرائض یا کسب میں داخل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ کی رُو سے وہ مسافر نہیں اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔

آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا۔ ترکپڑا اوڑھنا۔ بدن کو تیل لگانا۔ اپنی بیوی کا بوسہ لینا۔ معانقہ کرنا۔ بشرطیکہ نفس پر پورا قابو ہو۔ حجامت کرانا۔ پچھے یا سینگی لگوانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا یا لگانا جائز ہے۔ اگر رات کو رمضان میں عورت سے جماع کیا ہو۔ اور صبح کے ظاہر ہونے کے بعد غسل جنابت کرے۔ تو روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ کلی کرنا۔ یا کوئی چیز منہ میں ڈالنا جو مزا رکھتی ہو بشرطیکہ حلق میں نہ اترے۔ روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ تھوک نگلنا جائز ہے۔

پیغامی مشن

مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد کا زبردست ثبوت

آج میں بحولہ تعالےٰ ناظرین فاروق کیلئے حضرت مولوی محمد علی صاحب کی دو زندگیاں قادیانی زندگی اور پیغام بلڈنگ کی زندگی کے چند ایسے مکمل حوالہ جات بغیر کسی حاشیہ و کمنٹ کے بصورت مضمون مولوی صاحب کے الفاظ میں ہی نقل کرتا ہوں۔ جو بلحاظ تضاد اور اختلاف کے بُعد المشرقین کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ اور یہ بُعد اسوقت سے شروع ہوتا ہے۔ جب مولانا موصوف نے قادیان سے بُعد اختیار کیا۔ اور انصاف پسند اور سادگی اختیار کرنے والے ناظرین کی سہولت کیلئے دونو قسم کی تحریریں جو مولانا کی قلم سے نکلی ہوئی ہیں۔ دو کالموں میں بالمقابل درج کرتا ہوں۔ جن کو پڑھ کر احباب بآسانی جان لینگے کہ۔ یہ بزرگ پندرہ سال قبل کس طرح ایمانی جوش اور اخلاص سے حضرت صاحبؑ کی "حقیقی نبوت" کو قرآن شریف کی آیات سے ثابت کر رہا ہے۔ اور اب کس طرح ایکدم اپنے پہلے عقیدہ سے بکلی برگشتہ ہو کر اپنی سابقہ تحریرات کے بالکل برعکس لکھ رہا ہے "حقیقی نبوت" میں از خود نہیں کہتا۔ بلکہ اس نبوت کو جسے مولانا موصوف از روئے قرآن کریم ثابت کر رہے ہیں۔ خود مولانا ممدوح "حقیقی نبوت" قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے قول الفضل کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعودؑ کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کرنے سے صاف طور پر میاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں۔ نہ کہ مجازی"

(قول الفضل کی غلطی کا اظہار صفحہ ۱۹)

اس اظہار غلطی میں آپ نے گویا یہ فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اگر نبیوں اور رسولوں کے گروہ میں شامل کیا جاوے۔ تو وہ حقیقی نبی بن جاتے ہیں۔ پس میں نے اب یہ دکھانا ہے کہ آیا جناب مولانا محمد علی صاحب نے تو کبھی حضرت مسیح موعودؑ کو حقیقی انبیاء و رسل میں شامل نہیں کیا؟ اگر کیا ہے۔ تو پھر جو جرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کیطرف وہ آج منسوب کرتے ہیں۔ اس کے خود اس قدر مرتکب ہوئے ہیں کہ جس سے انکار ہدایت کا انکار کہلائیگا۔ جو محض سفطے ہے پس مولوی صاحب موصوف کے اثبات نبوت والے مضمون سے جو آگے انشاء اللہ نقل کیا جاتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ مولانا موصوف حضرت صاحبؑ کو رسولوں اور نبیوں میں شامل کر کے بڑے زور کے ساتھ حقیقی نبی مانتے رہے ہیں۔ اور اب لاہور کی مخالف آب و ہوا سے مستفید ہو کر اس سب حقیقت کو طاق انکار میں رکھ رہے ہیں۔

کالم اوّل میں مولوی محمد علی صاحب کے وہ حوالے بطور مضمون نقل کئے گئے ہیں۔ جو ان کی قادیانی لائف میں انکی قلم مبارک اور قلب سلیم سے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں آیات قرآن مجید سے اس منہاج نبوت پر حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی ثابت کیا گیا ہے۔ جس منہاج پر آپ سے پہلے انبیاء کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ اور دوسرے کالم میں ان کی لاہوری لائف کی وہ تحریریں نقل کی ہیں۔ جو ایسے تقلب پر آپ نے اپنے عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے کے بعد شائع کی ہیں۔

---

۴ روزہ میں لغو باتیں کرنا۔ کسی سے لڑائی کرنا منع ہے۔ اگر کوئی لڑائی کرے۔ تو اسے کہدینا چاہیئے۔ میں روزہ دار ہوں۔ اگر کوئی شخص سفر کرنے کی حالت میں یا بیماری کی حالت میں روزہ رکھ لے۔ تو اس کا روزہ ہو جائیگا۔ حضرت صاحبؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی دلائل سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا ثبوت

(از قلم اعجاز رقم مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے)

(※)

یہ قرآن شریف نے جو امتیازی نشان سچے اور جھوٹے کے درمیان قائم کیا ہے۔ اُس کے رُو سے حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کو پرکھو۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت تو عیسائی اور سلسلہ کے مخالف بڑی بڑی باریکیاں نکالتے ہیں۔ مگر اس موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ ایک مدعی نبوت میں کس امتیازی نشان کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس سے اس کا حق ہونا نکھل جائے۔

امتیازی نشان سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں وہ ہے۔ جس کو قرآن کریم نے اس پختہ اور حتمی وعدہ کے رنگ میں بیان کیا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا۔

چار اصول خواجہ غلام الثقلین نے اپنی طبیعت سے ایجاد کئے ہیں۔ جن کی رُو سے وہ حضرت مرزا صاحبؑ کو پرکھنا چاہتے ہیں۔ عدل و انصاف۔ کفایت شعاری۔ سعی و محنت۔ اور اتفاق قومی۔ مگر میں خواجہ صاحب سے دو باتیں پوچھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ آیا جس شخص میں یہ چاروں اوصاف پائے جاتے ہونگے۔ وہ اس کو نبی ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔ اور دوئم یہ کہ آیا ایک متعصب آدمی جو ایک نبی کے خلاف رائے قائم کر چکا ہے۔ جیسے آپ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور سیل ہمارے نبی کریم صلے اللہ آلہ وعلیہ وسلم کے خلاف کر چکے ہیں۔ وہ ایسی مبہم باتوں میں ایک نبی کے خلاف اعتراض پر ہاتھ ڈال سکتا ہے یا نہیں؟ (گویا بلحاظ نبوت کے آنحضرت صلعم اور مسیح موعودؑ ایک ہیں۔ ناقل)

(پس غور سے سنو) فارسی الاصل رجلٌ من ابناء فارس کے متعلق جو پیشگوئی وارد ہوئی ہے۔ اس کی جڑھ قرآن شریف میں موجود ہے۔ چنانچہ سورۂ جمعہ میں آیا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا تا عزیز الحکیم۔ خدا تو وہ ہے۔ کہ جس نے امّی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اُس کی آیات سنائے۔ اور انہیں پاک بنائے۔ اور کتاب و حکمت کی انہیں تعلیم دے۔ گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور اُن میں بھی اِسی طرح نبی مبعوث ہوگا (جس طرح اُمّیوں میں نبی صلعم) جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ اور انہیں پاک بنائیگا۔ اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیگا۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

(پس) قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں۔ اور آپ کے دو ناموں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں انہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔

(خلاصہ یہ کہ) اس آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں آخرین کہا گیا ہے۔ اور یہی وہ لفظ ہے۔ جو بجنسہٖ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جو مسیح موعودؑ کے نزول کے متعلق ہیں۔

(پس) پیشگوئی کے بیان میں اوپر ذکر آچکا ہے۔ کہ نبی آخر زمان کا ایک نام رجل من ابناء فارس بھی ہے۔

(ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی کے) الفاظ ایسے وقت میں شائع کئے گئے تھے۔ جب ڈوئی کے عروج کا ستارہ اوج پر تھا۔ اور یہ وہم بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ ایسا ذلیل ہو جائیگا۔ ہاں اس کے انجام سے سوائے عالم الغیب خدا کے کوئی واقف نہ تھا۔ اور اُس نے جیسا کہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ لا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول۔ اپنے ایک برگزیدہ رسول پر اس انجام کو ظاہر فرمایا۔

اب جب یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جن کا منہاج نبوت کی رُو سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ پر اگر کوئی مطالبہ ہو سکتا ہے۔ تو منہاج نبوت کی رُو سے ہو سکتا ہے۔

(پس) سلسلہ احمدیہ اس غرض کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جو قرآن شریف میں مسیح موعودؑ کے آنے کی غرض بتائی گئی ہے۔ یعنی دین اسلام کو کل دینوں پر غالب کرنا۔ اسی غلبۂ اسلام کے متعلق جس کو مسیح کی آمد کی غرض ٹھیرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا

کالم اوّل کے قرآنی دلائل کی تردید

مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر پیغام کی قلم سے

(※)

جو شخص بعد آنحضرت صلعم دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے۔ امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔

میں مرزا صاحبؑ کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہتک سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحبؑ پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے (جیسا کہ مولوی محمد علی ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو قادیانی نے لکھا ہے کہ "آپ (صلعم) کے متبعین کمال کیلئے ہوا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رنگ میں رنگین ہو کر آپؐ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ انکے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا" ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۸۶) (ناقل) تو میرے (یعنی مولوی محمد علی لاہوری امیر پیغام کے) نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے۔ اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو۔

(ھو الذی بعث فی الامیین والی آیت میں) اور رسولوں کی بعثت کی خبر نہیں (جیسا کہ مولوی محمد علی۔ ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو نے کالم اوّل میں لکھا ہے۔ ناقل) بلکہ ایک ہی رسول کی دو قوموں میں بعثت کی خبر ہے۔ یہاں کسی دوسرے رسول کے آنے کی خبر نہیں۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کے متعلق یہ کہنا کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے (جیسا کہ مولوی محمد علی قادیانی ایڈیٹر ریویو نے بالمقابل کالم میں اس کو مسیح موعود کے حق میں مانا ہے۔ ناقل) اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ جس رسول کا ہدیٰ اور دین حق کے ساتھ بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ نہیں۔ بلکہ مسیح موعودؑ ہیں۔ اگر ایک بھی قول آپ کسی مفسر کا نہ دکھا سکیں (جیسا کہ محمد علی ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو قادیانی نے کالم اوّل میں لکھا ہے کہ "اس آیت کے متعلق یہ مانا گیا ہے" ناقل) تو شرم کا مقام ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین ان دونوں قسم کے حوالوں کو پڑھ کر آپ اندازہ لگالیں۔ کہ آیا یہ ایک ہی شخص کی تحریریں ہیں۔ کہ جس نے کسی سابقہ زمانہ میں قرآن مجید کی آیات سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا ثبوت مخالفین و معترضین کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اب وہی شخص ہے۔ جو قرآن مجید کی انہیں آیات کی تردید کرتا ہوا یہ لکھتا ہے۔ کہ ان آیات سے مسیح موعودؑ کو کوئی تعلق نہیں ؎

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص میرے اس مضمون کے جواب میں حضرت میانصاحب یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامکمل فقرات کو مرتب کر کے کوئی مضمون اپنے مفید مطلب شائع کرے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں تشحیذ سے والے حوالہ کا حشر کیا ہے۔ جس پر ہم مفصل تنقید فاروق کے گذشتہ نمبر میں کر چکے ہیں۔ لہذا میں ایسے شخص کو بطور پیشگی نوٹس دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ ہمارے اس مضمون بالا میں اس قسم کی بددیانتی دکھادیں۔ کہ ہم نے کوئی فقرہ محض اس لئے نامکمل لکھا ہے۔ کہ مکمل لکھنے سے اس فقرہ کے لکھنے والے کا اصل مافی الضمیر ظاہر ہو جاتا۔ تو کم از کم اقرار کرتا ہوں۔ کہ آئندہ میں اس مسئلہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی" پر لکھنا چھوڑ دوں گا۔ البتہ ناظرین کی مزید سہولت کے لئے بعض جگہ مناسب الفاظ میں صرف مضمون کا تسلسل قائم رکھنے اور عام فہم بنانے کی غرض سے چند الفاظ بڑھا دیئے ہیں۔ اور وہ بھی خط وحدانی کے اندر محدود کر دیئے ہیں۔ امید ہے کہ امیر پیغام ایدہ اللہ یا ان کے کوئی غلام ہداہ اللہ اپنے امیر کی ایماء اور منشاء سے اس مضمون پر تصدیقی دستخط کر کے عند اللہ ماجور اور عند الناس شکور ہوں گے ؎ (آپ کا مخلص ملتانی)

لفظ کا بوجھ

(ایڈیٹر)

بہودی مشن

حیات وفات مسیح ناصری

پر

دلچسپ مکالمہ

(بقیہ)

ذیل میں ایک علمی اور دلچسپ گفتگو بطور مکالمہ احمدی اور غیر احمدی حیات وفات مسیح ناصری کے متعلق درج کرتے ہیں۔ امید کہ احباب اس سے مستفید ہو کر اپنے معلومات میں اضافہ پائیں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اپنے غیر احمدی دوستوں کو سنانے میں حتی المقدور کوشش کرینگے۔

احمدی۔ بھائی صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں؟

غیر احمدی۔ جناب! جانا تو میں نے دہلی ہے۔ مگر لاہور امرت سر ہوتا ہوا دہلی پہنچوں گا +

احمدی۔ آپ کیا کام کرتے ہیں؟

غیر احمدی۔ میں سرکاری ملازم ہوں۔ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے +

احمدی۔ آپ کی تعلیم کتنی ہے؟

غیر احمدی۔ تعلیم تو میری انٹرنس تک ہے باقی مولوی عالم اور مولوی فاضل کا بھی سند یافتہ ہوں۔ قرآن شریف احادیث اور علم تاریخ اور فقہ وغیرہ کی کتابیں خدا کے فضل سے ازبریاد ہیں +

احمدی۔ آپ تو ماشاء اللہ فاضل ہیں۔ اور مذہب کی واقفیت خوب رکھتے ہوں گے۔ آپ اسلام کے کون سے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟

غیر احمدی۔ میں مسلمان ہوں۔ مگر زیادہ تر میلان طبیعت کا اہلحدیث فرقہ کی طرف ہے۔ اور اخبار اہلحدیث کا مدت سے خریدار ہوں۔ اور مولانا مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی میرے بڑے دوست ہیں۔ اور کبھی کبھی انکے شہر بھی جایا کرتا ہوں۔ اور ان کی کتاب شہادت القرآن ہر دو حصص اور اور کتابیں مثلاً رسالہ الہادی جو ماہوار ان کی زیر سرکردگی نکلتا تھا۔ اور اس کے علاوہ کئی کتابیں ان کی میرے پاس ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ امرت سری کی بھی کتابیں میرے کتب خانہ میں موجود ہیں +

احمدی۔ ماشاء اللہ آپ تو پکے اہلحدیث ہیں؟

غیر احمدی۔ آنجناب کا دولت خانہ کہاں ہے۔ اور جناب کس جگہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور جناب کس فرقہ اسلام سے تعلق رکھتے ہیں؟

احمدی۔ مکرمی! میں سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ اور اس وقت ایک دوست کے ساتھ سفر میں جا رہا ہوں۔ اور میں اس زمانہ کے ہادی برحق حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک ادنیٰ غلام احمدی جماعت کا ایک فرد ہوں +

غیر احمدی۔ اچھا آپ قادیانی پارٹی کے ممبر ہیں۔

احمدی۔ الحمدللہ کہ خدا نے مجھے اس جماعت میں داخل فرمایا ہے +

غیر احمدی۔ پھر تو آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی کے قائل نہیں ہونگے؟

احمدی۔ ضرور کیونکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے میں حیات مع الجسد عنصری کا قائل نہیں +

غیر احمدی۔ اگر حیات مسیح کا قرآن میں آپ کو کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ تو وفات کا بھی کہیں ذکر نہیں ہے؟

احمدی۔ یہ بات آپ نے عجیب کہی۔ کہ حیات نہیں تو وفات کا بھی کہیں ثبوت نہیں۔ میرے فاضل دوست ایک دو نہیں دس بیس نہیں سینکڑوں آیات قرآن کریم کی اور احادیث صحیحہ اور اقوال سلف صالحین سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے +

غیر احمدی۔ دس بیس تو خیر آپ برائے نوازش دو تین ہی ثبوت مسیح کی وفات میں پیش کر دیں +

احمدی۔ دو تین کیا آپ اس سے بھی زائد سنئے جایئے لیجئے ثبوت اوّل میں قرآن کریم سے ہی پیش کرتا ہوں۔ جناب کو معلوم ہے کہ انبیائے دنیا میں حضرت

نوٹ: اس اشتہار میں کی گیا ہے صفحہ ۱۲ پر بورڈ ہائی اعلان فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسیٰ علیہ السلام کی تین حیثیتیں آج تسلیم کی جاتی ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو صرف انسانوں میں سے ایک انسان تسلیم کرتے ہیں۔ جیسے یہودی۔ آریہ۔ سناتنی۔ جینی۔ ہندو۔ بدھ وغیرہ۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو مسیح کو انسانوں میں سے اشرف انسان تسلیم کرتے ہیں۔ یعنے خدا کا رسول اور نبی جیسے مسلمان۔ اور بعض عیسائیوں کے فرقے۔ اور تیسرے وہ لوگ ہیں۔ جو مسیح کو رسولوں اور نبیوں سے بھی ممتاز قرار دیکر خدا یا خدا کا اکلوتا بیٹا مانتے ہیں۔ جیسے عام عیسائی۔

ظاہر ہے کہ مسیح تو ایک ہے۔ اس کی حیثیتیں ہر قوم نے الگ الگ قرار دے لی ہیں۔ اس لئے وہ کتاب جو ایک عالمگیر اور تمام دنیا کی راہبری کے لئے آئی ہے۔ اس نے تینوں حیثیتوں سے مسیح کو وفات یافتہ قرار دیا ہے۔ اور کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ کہ اس سے انکار ہو سکے۔ پس پہلا امر کہ مسیح انسانوں میں سے ایک انسان تھا۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ قرآن مجید میں ایک قانون قرار دیکر مسیح کی وفات کا اس طرح اشارہ فرماتا ہے "واللہ خلقکم ثم یتوفکم ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیئا (نحل رکوع ۹)۔ (۲) ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق (یٰس رکوع ۳) (۳) اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا و شیبۃ (روم ع ۶) ان تین آیات میں خدا تعالےٰ نے اپنا یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ ہم انسان کو پیدا کرتے ہیں۔ اور دنیا میں اسے ایک عمر دیتے ہیں۔ پھر وہ عمر طبعی کو گذار کر مر جاتا ہے۔ اب اگر حضرت عیسیٰ عام انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ تو ان پر بھی یہ قانون خداوندی اثر کرے گا۔ پھر اسی کی مزید تائید قرآن شریف کے دوسرے مقام پر فرمائی۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون (الانبیاء ع ۳) کہ اے محمد صلعم آپ سے پہلے ہم نے کوئی بشر ایسا بنایا ہی نہیں جس پر تغیرات نہ آئیں۔ اور دیر تک زندہ رہے۔ اس آیت میں من قبلک کی شرط نے مسیح کی حیات عنصری کی تردید میں لائی گئی ہے۔ اب اگر تم محمد رسول اللہ کی پیدائش سے لیکر وفات تک تغیرات کے قائل ہو۔ تو مسیح جو قبلک میں داخل ہیں۔ ان پر بھی یہ تغیرات بچپن۔ جوانی۔ بوڑھاپا اور وفات ضرور آئے ہیں۔

(۲) دوسرا امر کہ مسیح ایک رسول تھا۔ رسول کی حیثیت سے فرمایا۔ وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین (انبیاء ع ۱) اور وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم (ال عمران ۱۵ ع) اول آیت میں فرمایا۔ کہ ہم نے نبیوں کے وجود ایسے بنائے ہی نہیں۔ جو کھانے کے محتاج نہ ہوں۔ اور نہ ہی ایسے کہ وہ ہمیشہ زندہ ہی رہیں۔ اور یہ عام اصول بتا کر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کانا یاکلان الطعام (مائدہ ۱۶ ع) کہ مسیح اور اس کی ماں دونوں کھانا کھاتے تھے۔ گویا اب نہیں کھاتے۔ پس وفات پا چکے ہیں۔ اور دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ ایک رسول کی حیثیت سے ہیں۔ اور ان سے پہلے جس قدر بھی رسول آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور خلت کی تفسیر خود "افان مات او قتل" سے کر دی۔ کہ پہلے نبیوں کے خلا کی صرف دو ہی صورتیں تھی۔ طبعی موت یا قتل۔ اور لغت میں بھی خلا کے معنے مات کے لکھے ہیں۔ قال الاعرابی خلا فلان اذا مات (لسان العرب) (۲) خلا الرجل ای مات (اقرب الموارد جلد ۱) سوئم یہ کہ خود قرآن کریم میں ذی روح کے لئے جب خلت کا لفظ آتا ہے۔ تو وہاں موت کے معنے ہی لئے جاتے ہیں۔ اور خلا کا لفظ جب قرآن میں بغیر صلہ کے آئے۔ تو انہیں لوگوں کے حق میں آتا ہے۔ جو فوت ہو چکے ہیں۔ مثلاً تلک امۃ قد خلت (بقرہ ۱۶ ع) و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ فاطر یہاں بھی خلا انہی لوگوں کے حق میں آیا ہے۔ جو وفات پا چکے ہیں۔ پھر قد خلت من قبلھا امم (رعد ع) وقد خلت القرون (مجمع ع) وغیرہ غرضیکہ بیسیوں مثالیں خلت کی قرآن شریف اور احادیث اور لغت سے مل سکتی ہیں۔ جن سے خلت کے معنے فوت شدہ کے ثابت ہوتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ یہی الفاظ جو فخر بنی آدم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہی حضرت مسیح کے حق میں بھی آئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اور اس آیت میں ہمارے فاضل دوست بھی شائد خلت کے معنے مات کے ہی کرتے ہونگے تو حاصل کلام یہ کہ رسول کی حیثیت سے بھی قرآن شریف مسیح کو دوسرے رسولوں کی طرح وفات یافتہ قرار دیتا ہے۔

(۳) پھر تیسری حیثیت مسیح کی خدائی کی تھی۔ اس لحاظ سے بھی جس قدر معبودان باطلہ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کو قرآن شریف مردہ قرار دیتا ہے۔ خواہ مسیح ہیں یا بدھ کرشن یا عزیر نبی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (نحل ع) اس آیت میں فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ کے سوا پکارے جاتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ خود پیدا شدہ ہیں۔ مردہ ہیں وہ ہرگز زندہ نہیں۔ اور ان کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ ہم کب قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ اب اگر میرے فاضل دوست آپ کو مسیح کو خدا اقرار دینے والے لوگوں کا علم ہے۔ تو کم از کم معبودان باطلہ میں شمار کئے ہوئے مسیح علیہ السلام ضرور اموات غیر احیاء کے مصداق اس آیت کی رو سے بنتے ہیں۔ لہذا اس واضح اور بین ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی اگر مسیح کی حیات جسمانی کا عقیدہ رکھا جائے۔ تو صریح قرآن شریف کی مخالفت ہوگی۔

غیر احمدی۔ جو ثبوت آپ نے پیش کئے ہیں۔ اگرچہ وہ زبردست ہیں۔ مگر صاف طور پر مسیح کا نام ان آیات میں نہیں بتایا گیا۔ اس لئے دل میں کچھ خلجان سا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی۔ سبحان اللہ میرے فاضل دوست آپ تو بڑے عالم تھے۔ اگر ایسی کچی بات کسی بے علم سے سنتے تو شائد اتنا افسوس نہ آتا۔ کیا ابھی نام کی کسر رہ گئی۔ عام انسانوں میں سے مسیح انسان قرار دیئے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں نے آپ کے سامنے قانون خداوندی رکھدیا۔ پھر رسول کی حیثیت سے میں نے قرآن مجید سے ان کی وفات ثابت کردی مگر آپ کہتے ہیں۔ خاص طور پر ان کا نام نہیں آیا۔ مگر اگر رسولوں میں سے ایک رسول ان کو شمار کرتے ہو۔ تو ان کا نام ضرور قبل الرسل میں آگیا۔ اور لطف یہ کہ آنحضرت صلعم کے قریب ہی گذرنے والے رسولوں میں سے پہلے رسول بھی وہی ہیں۔ پھر معبودان باطلہ کی حیثیت سے بھی میں نے قرآن شریف سے صریح نص اُن کی وفات کی پیش کردی اچھا اگر ان کا صریح نام ہی آپ سننا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی سُن لیں۔ (باقی) (مستری غلام نبی سیالکوٹی)

تحفہ ستریان

قادیان کے مرتدین خلافت شین سیویاں والے ستریوں کے فتنہ کی صحیح حقیقت اور مکمل تاریخ اور اُن کے مطالبۂ حلف اور مباہلہ کی بے ہودگی کا قرآن اور حدیث اور سنت اور مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں اور عقلی دلائل سے ثبوت اور اُن کے تمام اعتراضات کا ناقابل تردید جواب۔ جس کے بعد مستری ڈھاب میں ڈوب گئے اور سارا منصوبہ اُن کا اور اُن کے حمایتی پیغامیوں کا خاک میں مل گیا ہے نیز اس رسالہ میں پیغامیوں کے ساتھ ان کے میل جول کے سب واقعات جن کی تردید نہ پیغامیوں سے نہ اُن سے ہوسکی درج ہیں۔ جس جگہ اس فتنہ کے کیڑے پیدا ہوں وہاں ہی اس تحفہ ستریاں کو پہنچا دو۔ سب کیڑے مرجائینگے۔ ایک روپیہ کے نسخے علاوہ محصول ڈاک اور ایک جلد کے واسطے صرف ۴ رکے ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگوالو۔

(منیجر فاروق)

مختصر نوٹ

تبلیغ عیسائیت

یورپین لوگ اگرچہ عملی طور پر عیسائیت کو ترک کرچکے ہیں۔ مگر پھر بھی اس کی اشاعت کے لئے بہت بڑی مالی قربانیاں آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ عیسائیت کو باوجود اپنے اندر کوئی مذہبی خوبی یا خصوصیت نہ رکھنے کے دنیا کے ہر گوشہ میں جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ کلیتہً اس مالی قربانی کے نتیجہ میں ہے جو اُس کے پیرو اِس کے لئے کر رہے ہیں۔

۱۹۲۷ء میں صرف ملک امریکہ نے اکیس کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ مذہبی مقاصد پر خرچ کئے۔ اور ہندوستان کا کوئی شہر ایسا نہیں۔ جس میں امریکن مشن قائم نہ ہو۔ مسلمان من حیث القوم بہت غریب اور نادار ہیں۔ اور ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اسی قدر مالی قربانیاں برداشت کریں۔ جو اہل امریکہ کر رہے ہیں۔ ایک موہوم بات ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ اسلام چونکہ اپنی ذات میں ایسی کشش اور خوبیاں رکھتا ہے۔ اور اس کی تعلیم مطابق فطرت اور قابل عمل ہونے کے باعث ایسی دلپسند اور مرغوب ہے کہ اگر مسلمان معمولی قربانی کرکے مختلف دیار و امصار میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام کردیں۔ تو لوگ چونکہ خود بخود اس کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ اس لئے بہت بڑی کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔ کاش مسلمان قوم امریکہ کے عیسائیوں سے سبق حاصل کرے

بہ ترس از آہ مظلوماں

ہندو دھرم میں عورت کو ایک نہایت ہی ذلیل ہستی قرار دیا گیا ہے۔ اور یوں تو اسے قریباً تمام انسانی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ لیکن بیوگان اور خصوصاً نوعمر بیوگان کو شادی کے حقوق سے باز رکھنا ایک ایسا ظلم ہے۔ جو ہندو قوم بلکہ تمام ہندوستان کو کبھی پنپنے نہ دیگا۔ سناتن دھرم کی تعلیم تو اس بارہ میں ظاہر ہی ہے۔ آواخر ۱۹۲۸ء میں کلکتہ میں آل انڈیا مارواڑی اگروال کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ جس میں نمائندگان نے جو چار ہزار کی تعداد میں تمام حصص ممالک سے جمع ہوئے تھے۔ قرار دیا کہ

"ہم شادی بیوگان کے سخت مخالف ہیں۔ اس لئے کہ ہندو دھرم میں اس کا جواز نہیں پایا جاتا"

اس صورت میں کہ جب ایسے شخص نے جو بقول خود دنیا سے تنگ خیالی اور تعصب کو دُور کرنے۔ ویدک دھرم کو عالمگیر ثابت کرنے اور ہندو قوم کے تمام دُکھوں کی دوا بنکر آیا۔ ایسی خوفناک تعلیم دی ہو۔ کہ

"برہمن۔ کھشتری اور ویش، دونوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد کا ہونا چاہیئے" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ صفحہ ۱۳۱)

ان لوگوں کی ایسی قرار دادوں کے متعلق کیا افسوس ہوسکتا ہے۔ جن کی تاریک خیالی دنیا میں ضرب المثل ہے۔ ایسی ظالمانہ اور انسانیت سوز تعلیمات کا یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ گذشتہ مردم شماری میں ہندوستان میں نوعمر ہندو بیوگان کی تعداد حسب ذیل تھی۔ ۱ سے ۵ سال عمر کی ۱۲۰۱۶ - ۵ سے ۱۰ سال ۸۵۵۸۰ - ۱۰ سے ۱۵ سال ۲۲۳۵۳۲ - ہندوستان کے رہنما ملک کو آزادی دلانیکی فکر میں ہیں۔ اور شب و روز اس کے لئے مصروف عمل ہیں۔ لیکن کسی خدا کے بندے کو ان مظلوم۔ بیکس اور ناکردہ گناہ بچیوں کو اس تلاطم خیز بحرِ غم سے آزاد کرانے کا خیال نہیں آتا۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج اِس لعنت کو دُور کرنیکے لئے بظاہر مستعد نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ایسی ظالمانہ تعلیمات کو نیست و نابود کیا جائے۔ کیونکہ جب تک ان کا وجود دنیا میں رہے گا۔ متعصب اور مذہبی دیوانوں کو مذہب کے نام پر ایسے مظالم کرنے اور ستم ڈھانے کا موقع ملتا رہے گا۔ اگر ان معصوم بچیوں کو اس مصیبت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات دلانے کی فکر نہ کی گئی۔ تو وہ دن دور نہیں جب ان کی دلآزار آہیں اور فلک رسا نالے ملک کو جلا کر راکھ کر دینگے ؛

حقیقی عزت

جس شخص کو خدا تعالےٰ عزت دے۔ اسے پھر دنیا کا کوئی شخص ذلیل نہیں کر سکتا۔ لیکن جسے لوگ بلند کریں۔ اس کی عزت پائیدار اور حقیقی عزت نہیں ہوتی۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ مسٹر گاندھی جی نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں میں بھی مقدس ترین اور رفیع درجت انسان سمجھے جاتے تھے۔ اور ملک کی تمام کانٹی ٹیوشنز ان کے اشارہ پر چل رہی تھیں لیکن ہندوستانیوں کی متلون المزاجی کے باعث آج یہ حالت ہے۔ کہ آپ نے جب کلکتہ میں منعقد شدہ کانگریس کے بعض پہلوؤں پر حرف گیری کی۔ تو اخبار "فارورڈ" نے آپ کے متعلق یہانتک لکھدیا۔

"گاندھی جی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قوم کی واحد نمائندہ جماعت اور حصول آزادی کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے کانگریس کو سینکڑوں مہاتماؤں پر فضیلت ہے"

یہ ہے خدا کی عطا کردہ اور بندوں کی دی ہوئی عزت میں فرق۔ خدا تعالےٰ کی بخشی ہوئی عزت کو دنیا کی تمام قوتیں بھی مجتمع ہو کر چھین نہیں سکتیں۔ لیکن جو عزت خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہو۔ اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جو آج مسٹر گاندھی کا نظر آ رہا ہے۔

ہندو "ٹس سے مس" نہیں ہوتے

ان دنوں قوم کی تعداد میں روز افزوں تخفیف کا مسئلہ ہندوؤں میں بہت اہم ہو رہا ہے۔ اور ہندو قوم کے تمام جرائد و عمائد اس کے حل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ آریہ گزٹ (۲ر فروری) نے بھی اپنی قوم کے سامنے یہ رونا رویا ہے۔ کہ دس سال میں ۱۱ر۸ لاکھ ہندو کم ہوئے ہیں۔ اسی طرح "ملاپ" اخبار یکم فروری میں لکھا ہے:۔

"کتنے برسوں سے ہم ہر ہفتے لاہور میونسپل کمیٹی کی رپورٹ سے یہ اعداد شمار دے رہے ہیں۔ کہ ہندو مرتے زیادہ ہیں اور پیدا کم ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کو اس کا کچھ فکر کرنا چاہیئے۔ لیکن ہندو ابھی تک ٹس سے مس نہیں ہوئے"

بے شک "ملاپ" مدت سے یہ سوال قوم کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس نے آج تک نہیں بتایا۔ کہ ہندو اس مصیبت سے کیسے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کا کچھ فکر کریں۔ تو کیسے کریں۔ اور "ٹس سے مس ہوں" تو کیا کریں۔

ہم "ملاپ" کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی تعداد میں روز افزوں تنزل محض اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ ہندو ہیں۔ اور مسلمان اس وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے متبع ہیں۔ اسلام ایک کامل اور مطابق فطرت مذہب ہے۔ اور اس نے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے پیروؤں کی رہنمائی کی ہے۔ اور خوراک لباس تمدن و معاشرت غرضیکہ ہر بات ایسی رکھی ہے۔ جس پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مسلمان دنیا میں ترقی کرتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی تعداد میں ترقی بھی اسلام کی تعلیمات تعدد ازدواج۔ نکاح بیوگان۔ ناموافقت کی حالت میں طلاق اور گوشت خوری وغیرہ کا نتیجہ ہیں۔ ہندو دھرم میں چونکہ یہ باتیں نہیں۔ اس لئے اس کے ماننے والے آہستہ آہستہ گھٹتے جا رہے ہیں۔

نیز یہ بات قابل غور ہے۔ کہ اگر ہندو "ٹس سے مس" ہو بھی جائیں۔ اور اس کے لئے کچھ کرنے بھی لگ جائیں۔ تو آخر وہ ہندوؤں کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔ ہندو دھرم کی رُو سے ہر ایک روح مقررہ میعاد کے بعد اپنی جون تبدیل کرتی رہتی ہے اور اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے نیا قالب اختیار کر لیتی ہے۔ اب اگر ہندو کوشش کر کے بعض ہندوؤں کو موت کے منہ سے بچا لیں۔ یا ان کی پیدائش میں ازدیاد کے اسباب مہیا کر دیں۔ تو کیا تمام نظام عالم درہم برہم نہ ہو جائیگا۔ اور مسئلہ تناسخ کا کچھ باقی رہے گا ؛

بیکاروں کی ضرورت

اگر آپ بیکار ہیں۔ اور روزی کمانے کیلئے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو آیئے ہم آپ کو ملازمت سے نجات حاصل کرنے کا ایک نسخہ بتلاتے ہیں۔ آپ ایک روپیہ خرچ کر کے تو سیر پختہ کپڑے دھونے کا صابن جو عمدہ کم خرچ اور جھاگ دینے والا ہو بنانا گھر بیٹھے ہی سیکھ لیں یہ صابن ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتا ہے۔ آپ دو روپے نفع کما سکتے ہیں۔ ملازمت پیشہ لوگ بھی ایسا مفید صابن صرف ایک گھنٹہ میں تیار کر لیا کریں اور بازار کے گراں اور غیر مفید صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں۔ اشتہار کی اجرت وصول کرنے کے لئے ہم نے فیس نہایت معمولی صرف دو روپے مقرر کر دی ہے۔ نسخہ بذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ یہ رعایت صرف ایک مہینہ کے لئے ہے۔ فائدہ اٹھائیں اور اس نسخہ کو منگائیں ؛

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(منجانب مینیجر صاحب بدران) (مطبوعہ الحکم پریس قادیان میں مرتب فاروق پریس قادیان سے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

ماہ رمضان المبارک میں فاروق بک ایجنسی کی مندرجہ ذیل کتابوں میں خاص رعایت

نام کتاب معہ مختصر مضمون کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
تبلیغ رسالت جلد اوّل۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نایاب اشتہارات کا مجموعہ ۱۸۷۸ء سے لے کر مارچ ۱۸۹۱ء تک	عہ	۱۲ر
تبلیغ رسالت جلد دوم۔ اپریل ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۸۹۲ء کے نایاب اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔	عہ	۱۲ر
تبلیغ رسالت جلد سوم۔ ۱۸۹۳ء سے لے کر ۱۸۹۴ء تک کے نایاب اشتہارات مسیح موعودؑ	۱	۸ر
تبلیغ رسالت جلد چہارم۔ ۱۸۹۵ء کے کل اشتہارات ۔	عہ	۱۲ر
تبلیغ رسالت جلد ہفتم۔ ۱۸۹۸ء کے کل اشتہارات	۱۲ر	۸ر
تبلیغ رسالت جلد ہشتم۔ ۱۸۹۹ء کے کل اشتہارات	عہ	۱۲ر
تبلیغ رسالت جلد نہم۔ ۱۹۰۰ء کے تمام اشتہارات ۔	عہ	۱۰ر
تبلیغ رسالت جلد دہم۔ ۱۹۰۱ء سے لے کر یوم وصال مسیح موعودؑ ۱۹۰۸ء تک کل اشتہارات کا مجموعہ ۔	عہ	۸ر
آٹھوں جلدوں کی یکمشت خریدار کو بجائے		
بعہ کے صرف چھ روپیہ میں ملیں گی۔ اور محصول ڈاک بھی معاف ۔	بعہ	۱۸ر

پیغامیوں اور غیر احمدیوں اور بابیوں کا رد

نام کتاب معہ مختصر مضمون کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
مباحثہ مونگیر ہر دو حصہ۔ وفات مسیح ناصری پر تحریری بحث معہ جواب اعتراضات علماء مونگیر و بہار ۔	۸ر	۴ر
بحر حقیقت۔ محمد علی مونگیری کے ایک رسالہ کا جواب ۔	۴ر	۲ر
النبوۃ فی الاحادیث۔ ان حدیثوں پر مفصل بحث جو ختم نبوت کے بارے میں غیر احمدی اور پیغامی پیش کرتے رہتے ہیں ۔	۶ر	۳ر
النبوۃ فی الالہام۔ پیغامیوں کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے نبوت کا ثبوت ۔	۶ر	۳ر
التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے ایک رسالہ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہا تھا۔ کہ مسیح موعودؑ کا آسمان حضرت صلعم کی قبر میں دفن ہونا ضروری ہے۔ اس کا دندان شکن عقلی و نقلی مفصل جواب	۱۰ر	۵ر
ازہاق باطل۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے پیغام کے عقائد درباره انکار۔ نبوت مسیح موعود کا جواب	عہ	۴ر
تنقید صحیح۔ بابیوں نے ایک رسالہ حضرت اقدسؑ مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف لکھکر بمبئی میں شائع کیا تھا۔ اس کا مدلل جواب اس میں درج کرکے بہاء اللہ کے دعویٰ کی تردید اور مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز شریعت بہاء اللہ کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے	۱۲ر	۸ر
عشرہ سوالات کے جوابات۔ غیر احمدیوں کی طرف سے دس بڑے بڑے اعتراضات متعلق وفات مسیح و دجال وغیرہ جو ہمیشہ ہمتے رہتے ہیں۔ ان کا بڑی تفصیل سے جواب اس کتاب میں دیا گیا ہے۔ اور دجال کی حقیقت پر ایک زبردست اور مکمل بحث کی گئی ہے۔ ضخیم کتاب ہے قابل دید ہے ۔	عہ	۱۲ر
علماء خلف۔ زمانہ مسیح موعودؑ کے علماء کا کچا چٹھا ان کی اپنی تحریروں سے درج کرکے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دس جھوٹ ثابت کرکے علماء حال پر اتمام حجت کردی ہے ۔	عہ	۸ر
ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں مباہلہ کرنے سے بار بار فرار کرنیکا اس کی اپنی تحریروں اور اخباروں سے ثبوت دیا گیا ہے ۔	۷ر	۴ر

نام کتاب معہ مختصر مضمون کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی اصلیت اور امرتسری کی پردہ دری میں لاجواب رسالہ ہے	۱ر	۱ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ امرتسری نے خدا تعالےٰ سے جو طریق فیصلہ مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں پسند کیا تھا۔ اس کے مطابق خدا کے فیصلہ کا اظہار۔ اور امرتسری پر اتمام حجت	۲ر	۱ر
چودھویں صدی کا یہودی۔ امرتسری نے احمدیوں کے مقابلہ میں تحریری اقرار کیا تھا۔ کہ وہ یہودیوں اور آریوں اور عیسائیوں کا مثیل ہے۔ اس کے اقرار کی بنا پر اس کی تفسیر ثنائی سے اس کی تسلیم کردہ دلیل صداقت انبیاء کے مطابق حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ۔	۵ر	۳ر
ثنائی ہرزہ درائی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ان گالیوں کی فہرست تاریخوار الف سے ی تک کی فہرست۔ اور پھر اس کے قرضہ کی احمدیوں کی طرف سے بیباقی۔ لاجواب رسالہ ہے ۔	۵ر	۳ر
احمدی نمبر اوّل۔ حدیث شریف میں جو پیشگوئی ہے کہ میری امت یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید کریگی۔ اور اس زمانہ کے علماء بدترین خلائق ہونگے۔ اس کا نظارہ اس میں دیکھ لو۔	۱ر	۱ر
مرقع ثنائی۔ امرتسری ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مشہور بہ آخری فیصلہ کے جواب میں اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء میں جو جواب دعویٰ دیا تھا۔ اور جس کو آج وہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے ڈرتا ہے۔ اس کے اس اخبار کی پوری نقل معہ جواب کے اس مرقع میں درج ہے ۔	۸ر	۴ر

ملنے کا پتہ

مینجر فاروق قادیان پنجاب